# باکسنگ کا بادشاہ

حرا وقاص

۱۷ر جنوری ۱۹۴۲ء کو ایک عیسائی سیاہ فام امریکی گھرانے میں ایک بچہ پیدا ہوا، جس کا نام کیسیس مارسیس کلے رکھا گیا۔ اس کی ماں بہت نیک اور عبادت گزار عورت تھی، جس نے اس کی تربیت انتہائی توجہ سے کی تھی۔ عام بچوں کے مقابلے میں وہ خاصا صحت مند اور بھاری بھرکم تھا۔ اس کے بازو اور ٹانگیں لمبی تھیں۔ وہ تین سال کا ہوا تو اس کا جھولا چھوٹا پڑ گیا۔

ایک روز ماں گھر کا کام کرنے کے لیے اسے زبردستی جھولے میں لٹانے کی کوشش کر رہی تھی، اسی دوران اس نے ایک مکا ماں کے منھ پر جڑ دیا۔ ماں کا اگلا دانت ہل گیا، جسے بعد میں نکلوانا پڑا۔ آخر اس کے لیے جھولے کے بجائے ایک الگ بڑے بستر کا انتظام کرنا پڑا۔ ماں جب اس کے ساتھ بس یا ریل میں سفر کرتی تو اسے بچے کا آدھا ٹکٹ لینا پڑتا، کیوں کہ کنڈکٹر یہ ماننے کو تیار نہ ہوتا کہ بچے کی عمر صرف تین سال ہے۔

یہ باکسنگ کے اس بادشاہ کے بچپن کا ذکر ہے، جسے ہم محمد علی کلے کے نام سے جانتے ہیں۔ محمد علی کا گھرانا غریب ضرور تھا، لیکن بستی میں ان کی بڑی عزت تھی۔ محمد علی کے والدین اسے اچھائی بُرائی کے بارے میں سمجھاتے رہتے تھے۔ اس کے رہن سہن میں صفائی اور سلیقہ ہوتا تھا۔ اسے شروع سے اچھے کپڑے پہننے کا شوق ہو گیا تھا۔ دوستوں، پڑوسیوں، رشتے داروں سے اخلاق سے پیش آنا اس نے اپنی ماں سے سیکھا تھا۔ بُری باتوں سے محمد علی کو

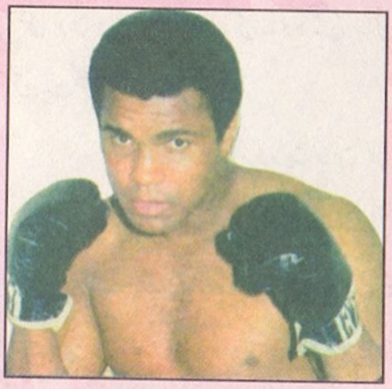

اتنی نفرت تھی کہ وہ ایسے لوگوں سے ہرگز نہیں ملتا، جن میں معمولی سی بھی کوئی بُرائی ہوتی۔

ایک بار اس کے والد نے اسے نئی سائیکل خرید کر دی۔ اس وقت اس کی عمر ۱۲ سال تھی۔ ایک دن وہ اپنی سائیکل پر ایک دوست کے ساتھ سالانہ میلے میں تفریح کے لیے گیا۔ سائیکل ایک طرف کھڑی کر کے آئس کریم اور پاپ کارن وغیرہ کھانے میں ایسا محو ہو گیا کہ سائیکل کا خیال ہی نہ رہا۔ تھوڑی دیر بعد واپس آنے لگا تو دیکھا کہ اس کی سائیکل چوری ہو چکی ہے۔ اس کی تو جان ہی نکل گئی کہ باپ کو کیا جواب دے گا۔ اس نے سارا میلا چھان مارا، مگر سائیکل کہیں نہ ملی۔ اس نے پولیس اہلکار سے شکایت کی تو اس نے کہا کہ اب سائیکل ملنی مشکل ہے۔ یہ سن کر محمد علی نے غصے سے کہا: ''اگر سائیکل چور مجھے نظر آ جائے تو میں اس کی ہڈیاں توڑ دوں گا۔'' وہ پولیس اہلکار ایک باکسر بھی تھا اور ایک کلب میں باکسنگ سکھاتا تھا۔ اس نے پوچھا: ''اگر وہ تم سے زیادہ طاقت ور ہوا تو کیا کرو گے؟'' محمد علی سوچ میں پڑ گیا۔ باکسر پولیس اہلکار نے کہا: ''تم باکسنگ سیکھ لو، میں تمھیں لڑنا سکھاؤں گا۔''

باکسنگ میں محمد علی کا پہلا استاد یہی پولیس اہلکار ''جو مارٹن'' تھا۔ محمد علی کو پڑھنے لکھنے سے زیادہ دل چسپی نہیں تھی۔ اسے پتا تھا کہ ڈگریاں حاصل کرنے کے لیے بار بار امتحان دینا پڑتا ہے اور اس کے لیے سخت محنت کرنی پڑتی ہے۔ اس نے تہیہ کر لیا تھا کہ وہ صرف ایک امتحان دے گا اور وہ ہو گا باکسنگ کا امتحان۔ اسے فٹ بال یا باسکٹ بال سے

بھی کوئی دل چسپی نہیں تھی۔ وہ تین سال تک اسکول جانے کے ساتھ ساتھ باکسنگ کی تربیت بھی لیتا رہا۔

وہ سب سے منفرد رہنا چاہتا تھا۔ جب اسکول کی چھٹی ہوتی اور لڑکے بس میں سوار ہونے لگتے تو محمد علی خود ہی سب سے آخر میں رہ جاتا۔ جب بس روانہ ہو جاتی تو محمد علی چلتی بس کے پیچھے بھاگتا۔ یہ دیکھ کر لڑکے حیرت کرتے کہ محمد علی کتنا تیز دوڑ رہا ہے۔ کبھی کبھی اسے بس کے پیچھے بہت دور تک بھاگنا پڑتا۔ آخر وہ بس میں سوار ہو ہی جاتا تھا۔

اس کے باکسنگ کے استاد جو مارٹن کا شروع ہی سے خیال تھا کہ یہ لڑکا بڑا ہو کر باکسنگ کی دنیا کا ہیرو بنے گا۔ اس کا مکا مارنے کا انداز سب سے منفرد تھا۔ ۱۹۶۴ء میں اس نے اسلام قبول کیا، جب وہ ۲۲ سال کا تھا۔ ان دنوں ایک باکسر کو دنیا کا خطرناک ترین باکسر سمجھا جاتا تھا۔ اس کا نام سونی لسٹن تھا۔ وہ اپنی دہشت اور خوں خواری میں بڑی شہرت رکھتا تھا۔ محمد علی نے اس خطرناک باکسر سے لڑنے کا اعلان کر کے سب کو حیران کر دیا۔ کوئی بھی یہ ماننے کو تیار نہیں تھا کہ ایک نوجوان باکسر، لسٹن جیسے خطرناک درندے کے سامنے ٹھیر پائے گا۔ مقابلہ شروع ہوا تو محمد علی نے لسٹن پر اتنے مکّے برسائے کہ چھٹے راؤنڈ میں لسٹن نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ اب میں ساتویں راؤنڈ میں نہیں جاؤں گا۔ لسٹن نے اپنی شکست مان لی۔

لسٹن نے اپنی شکست کا بدلہ لینے کے لئے مئی ۱۹۶۵ء دوبارہ مقابلے کا چیلنج کیا۔ وہ اپنی شکست کا بدلہ لینے کے لیے بے تاب تھا۔ وہ بہت جوش سے رِنگ میں داخل ہوا۔ پہلا راؤنڈ شروع ہوا۔ پہلے راؤنڈ کے پہلے ہی منٹ میں لسٹن کے اوپر محمد علی کا ایسا مکّا پڑا کہ وہ

جہاں کھڑا تھا، وہیں ڈھیر ہو گیا۔ دنیا کا خوفناک ترین باکسر جس طرح لمحوں میں ناک آؤٹ (KNOCK OUT) ہوا، تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ محمد علی کے اس مکّے کو باکسنگ کی تاریخ کا خطرناک ترین مکا مانا جاتا ہے۔

محمد علی نے ۶۱ مقابلے لڑے، جن میں صرف ۵ مقابلوں میں وہ ناکام رہے۔ انھوں نے ۱۹۸۴ء میں باکسنگ سے ریٹائر ہونے کا اعلان کر دیا۔ ان کے ۹ بچے ہیں۔ ان کی ایک بیٹی لیلیٰ علی بھی ناقابل شکست باکسر تھی، جس نے فروری ۲۰۰۷ء میں ریٹائرمنٹ کا اعلان کیا۔

محمد علی اکتوبر ۱۹۸۷ء میں ایک ہفتے کے دورے پر پاکستان آئے تھے۔ ان دنوں پنجاب کے وزیر اعلا میاں نواز شریف تھے۔ محمد علی نے پہلی بار کبڈی کا مقابلہ دیکھا تھا۔ کھلاڑیوں سے ان کا تعارف کرایا گیا۔ انھوں نے کئی اسکولوں کا دورہ کیا اور بچوں کے ساتھ گھل مل گئے۔ رخصت ہوتے ہوئے انھوں نے کہا تھا: ''کاش! میں یہاں ایک مہینا اور رُک سکتا۔''

محمد علی کو اس صدی کا سب سے عظیم کھلاڑی قرار دیا گیا۔ یہ باکسر ۳۲ سال تک رعشہ جیسی بیماری میں مبتلا رہنے کے بعد ۴ رجون ۲۰۱۶ء کو دنیا سے رخصت ہو گیا۔ ☆